رجسٹرڈ ایل نمبر ۷

إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتّٰى يُغَيِّرُوْا مَا بِأَنْفُسِهِمْ

انه اوى القرية



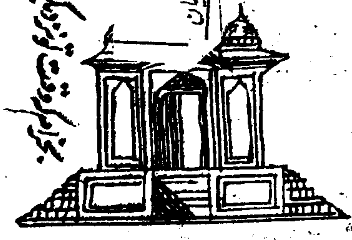
الحکم

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیاں بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دار الاماں بینی

ایڈیٹر شیخ یعقوب علی تراب احمدی

پیشگی قیمت سالانہ

(۱) عوام سے صہ (۲) خواص و معاونین سے عہ (۳) ہندوستان سے باہر ہے (۴) غیر مذاہب والوں سے ہے
(۵) اپنی جماعت کے غیر مستطیع دس روپیہ سے کم آمدنی والے لوگوں سے - عہ فقط



فہرست مضامین

نمونہ روزانہ الحکم

نمبر ۴۲ | قادیان دار الامان مورخہ ۳۰ - نومبر ۱۹۰۵ء مطابق ۲ شوال ۱۳۲۳ھ | جلد ۹

پہلے اسکو پڑھ لیجیے

ناظرین الحکم اس قاعدہ اور دستور سے خوب واقف ہیں کہ ۱۰ - دسمبر کا الحکم ہمیشہ سالانہ قیمتوں کے وصول کرنیکے لئے وی پی کیا جاتا ہے - چنانچہ امسال بھی **حسب معمول** ۱۰ - دسمبر کا الحکم وی پی ہوگا - اس **اطلاع** کے سوا کوئی اطلاع کسی کارڈ کے ذریعہ ضروری نہیں سمجھی گئی جو صاحب ۱۰ - دسمبر کا الحکم وی پی لینے کو کسی وجہ سے طیار نہ ہوں وہ ۹ - دسمبر **تک اطلاع دیں** کہ کونسا پرچہ انکے نام وی پی ہو - بصورت ثانی وہ اس امر کی احتیاط کریں کہ پرچہ کو واپس بھیجکر خادم دین و ملت کارخانہ کو نقصان نہ پہونچائیں - سال گذشتہ میں بسا اوقات ہمدردان الحکم کی طرف سے یہ ناقابل ذکر سلوک کارخانہ سے ہوا ہے جو بجا زیرباری کا موجب ہوتا ہے - حقیقت شناس قوم کے لئے **قومی اخبار** کو ایسی شکایت پیدا ہونے کا موقع دینا سخت نامناسب ہے - بہرحال ۱۰ - دسمبر کا الحکم وی پی آتا ہے - یاد رکھیے -

ایڈیٹر -

روزانہ الحکم کا اجرا

میں حسب وعدہ آج کے الحکم کے ساتھ **روزانہ** کا نمونہ شائع کرتا ہوں میں اسکے متعلق کوئی رائے اپنی طرف سے قایم کرنی بے سود سمجھتا ہوں - ہاں اتنا کہنا چاہتا ہوں کہ یہ نرا نمونہ ہے اور کسی اخبار کے متعلق پوری رائے جب تک اسکے متعدد پرچے نہ پڑھے جاویں قائم نہیں کی جا سکتی - اسلیئے بعض صورتوں میں تو نمونہ بڑی محنت اور سعی سے طیار کیا جاتا ہے اور پھر اسکی حالت میں نمایاں انحطاط ہوتا جاتا ہے اور بعض اوقات نمونہ محض ایک ڈھانچا ہوتا ہے اور آئندہ یوماً فیوماً حالات وقت کے لحاظ سے ایک نمایاں ترقی ہوتی جاتی ہے - اسلیئے اگر ناظرین الحکم پسند کرتے ہیں کہ اس قسم کا **روزانہ** ان کے لئے طیار کیا جاوے تو وہ درخواستیں بھیجیں اور بھجوائیں - اب کوئی زیادہ وقت نہیں رہا - صرف ۱۵ - یوم باقی ہیں اگر ان کے اندر پوری سو درخواستیں ہو گئیں تو سمجھیے **روزانہ کا اجرا** ہو گیا ورنہ ۱۰ - دسمبر کے الحکم میں روزانہ کے اجرا کے متعلق آخری اور انقطاعی فیصلہ شائع کر دیا جائیگا اگر روزانہ کے لیئے **سو درخواستیں** بھی نہ آسکیں تو فی الحقیقت ایک افسوسناک امر ہوگا -

لیکن میں سمجھونگا دیر آید درست آید -

بعض احباب نے یہ رائے بھی دی ہے کہ اگر روزانہ جاری نہ ہو سکے تو الحکم کو ہفتہ میں **دو بار** کر دیا جاوے - میں اس تجویز کے متعلق بھی سر دست کچھ عرض کرنا نہیں چاہتا بجز اسکے کہ پہلے روزانہ کے متعلق تو آخری نتیجہ دیکھنا چاہیئے - ہاں اگر ناظرین الحکم **کلی طور اس امر کا فیصلہ ایڈیٹر الحکم پر چھوڑ دیں کہ اگر وہ الحکم کو ہفتہ میں دو بار کرنا چاہے تو باضافہ قیمت عہ ۸ مہینے میں آٹھ مرتبہ الحکم شائع کر دینے کا مجاز ہے اور ناظرین الحکم بخوشی خاطر مزید چندہ دیدینگے تو اسی سوال پر غور ہو سکیگا اسصورت میں صرف اس شخص کو اطلاع دینی چاہیئے جو اس تجویز سے** متفق نہو - بہرحال روزانہ کے اجرا کا سوال قوم کے سامنے ہے خواہ وہ اسے مسترد کر دے یا قبول

من آنچہ شرط بلاغ است با تو میگویم
تو از سخنم پند گیر و خواہ ملال

تازہ الہام

۲۸ نومبر

(۱) بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں -
(۲) قل میعاد ربک -
(۳) اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی -
(۴) قرب اجلک المقدر و لا نبقی لک من المخزیات ذکرا -

بائبل کے اجماع نقیضین

یہ ایک ایسی دلچسپ اور قابل دید کتاب ہے کہ جسمیں انجیل کی تمام متضاد تحریروں کو ایکجگہ جمع کر کے کتاب کی صورت میں چھاپا گیا ہے اسکے مطالعہ سے صاف ظاہر ہو جاتا ہے کہ مروجہ اناجیل کو الہامی سمجھنا سخت غلطی ہے - عیسائیوں کو انکی غلطی منوانے کیلئے ہر ایک مسلمان کے پاس اس کتاب کا ہونا ضروری ہے - قیمت ۲ محصول ۱ر

جناب سید امیر علی شاہ ہم سیالکوٹ آگئے ہیں ان کے خطوط یہاں آئیں -

ڈائری

۲۰ - نومبر ۱۹۰۵ء

آج کل اعلیٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ السلام کا علی العموم معمول ہے کہ صبح کو دس بجے کے قریب بیت مہمان خانہ میں جہاں سیٹھ عبد الرحمان صاحب فروکش ہیں - تشریف لے آتے ہیں دوسرے احباب بھی حاضر ہو جاتے ہیں - اور ۱۲ بجے کے قریب تک وہاں بیٹھے رہتے ہیں -

کل آپ نے قبل ظہر اپنا تازہ الہام سنایا جو ۱۹ کی شب کو ہوا - فرمایا

رات عجیب طرز کا الہام تھا - اگرچہ اس سے پہلے اس مفہوم کا ایک الہام ہو چکا ہے - مگر یہ طرز عجیب ہے -

انی معک یا ابن رسول اللہ

دوسرا الہام اس کے ساتھ یہ ہے -

سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں - جمع کرو علی دین واحد اسپر فرمایا - پہلے ایک الہام ہوا تھا جس کو عرصہ ہوا ہے سلمان منا اہل البیت علی مشرب الحسن - بصالح بین الفئتین - یہ الہام ۱۹۰۱ء کا ہے اور الحکم میں چھپا ہوا ہے - ترتیب

اور اب یہ الہام ہوا ہے - جس میں مجھے یا ابن رسول اللہ کہا گیا ہے - دوسرے الہام کے متعلق فرمایا - کہ یہ امر جو ہے - کہ سب مسلمانوں کو جو روئے زمین پر ہیں جمع کرو علی دین واحد یہ ایک خاص قسم کا امر ہے -

احکام اور امر دو قسم کے ہوتے ہیں - ایک شرعی رنگ میں ہوتے ہیں جیسے نماز پڑھو - زکوٰۃ دو - خون نہ کرو وغیرہ -

اس قسم کے اوامر میں ایک پیشگوئی بھی ہوتی ہے کہ گویا بعض لوگ ایسے بھی ہونگے جو اس کی خلاف ورزی کریں گے - جیسے یہود کو کہا گیا - کہ توریت کو تحریف مبدل نہ کرنا - یہ بتاتا تھا کہ بعض ان میں سے کریں گے - چنانچہ ایسا ہی ہوا - غرض یہ امر شرعی ہے اور یہ اصطلاح شریعت ہے -

دوسرا امر کونی ہوتا ہے - اور یہ احکام اور امر قضا و قدر کے رنگ میں ہوتے ہیں - جیسے

قلنا یا نار کونی بردا سلاما

اور وہ پورے طور پر وقوع میں آگیا - اور یہ امر جو میرے اس الہام میں ہے یہ بھی اس قسم کا ہی معلوم ہوتا ہے - کہ اللہ تعالیٰ چاہتا ہے - کہ مسلمانان روئے زمین علی دین واحد جمع ہوں - اور وہ ہو کر رہینگے - ہاں اس سے یہ مراد نہیں ہے - کہ ان میں کوئی کسی قسم کا بھی اختلاف نہ رہے - اختلاف بھی رہیگا - مگر یہ ایسا ہوگا جو قابل ذکر اور قابل لحاظ نہیں -

۲۶ - نومبر ۱۹۰۵ء قبل دوپہر

سید امیر علی شاہ کے ساتھ مخدوم الملۃ کا ذکر چل پڑا - حضرت مولوی عبد الکریم رضی اللہ عنہ کے ذکر پر فرمایا مولوی صاحب ہر تقریب اور ہر جلسہ پر یاد آجاتے ہیں - انکے سبب لوگوں کو فائدہ ہوتا تھا - وہ بڑی زبردست تقریر کرنے والے تھے - میں نے مقابلہ کر کے خوب دیکھا ہے - انکے اندر محبت اور اخلاص کوٹ کوٹ کر بھرا ہوا تھا - اور بجز اس کے میں سمجھتا ہوں - اور کچھ تھا ہی نہیں - اور اس حد تک تھا - کہ میں دیکھتا ہوں - کہ دوسروں میں وہ نہیں - میں ان سے بہت عرصہ سے واقف ہوں - اسوقت بھی میں نے ان کو دیکھا تھا - جب وہ نیچری تھے - اسوقت بیعت بھی کر لی تھی - لیکن ابھی بعض امور ان کے دل میں تھے - چنانچہ مسیح کے بے باپ ہونے پر مجھ سے گفتگو بھی کیا کرتے تھے - اور کئی بار کہا کرتے کہ ان کا بھی فیصلہ کر دو - مگر میں انہیں جواب دیا کرتا کہ ہمارا یہی مذہب ہے - کہ وہ بن باپ ہوئے اس کا زبردست ثبوت یہ ہے - کہ یحیٰ اور عیسیٰ کا قصہ ایک ہی جگہ بیان کیا ہے - پہلے یحیٰ کا ذکر کیا - جو بانجھ سے پیدا ہوئے - دوسرا قصہ مسیح کا اس کے بعد بیان فرمایا - جو اس سے ترقی پر ہونا چاہئے تھا - اور وہ یہی ہے - کہ وہ بن باپ ہوئے - اور یہی امر خارق عادت ہے اگر بانجھ سے پیدا ہونے یحیٰ کے بعد باپ سے پیدا ہونے والے کا ذکر ہوتا - تو اس میں خارق عادت کی کیا بات ہوئی - اور عیسائی جو ان کے بن باپ ہونے سے خدا بناتے ہیں - اس کا جواب دوسری جگہ دیدیا

ان مثل عیسیٰ عند اللہ کمثل آدم -

اب اگر بن باپ پیدا ہونے والا خدا ہو سکتا ہے - تو پھر جس کا ماں اور باپ دونوں نہ ہوں - وہ تو بدرجہ اولیٰ خدا ہوگا - مگر انکو وہ خدا نہیں مانتے - اور ایسا ہی یحیٰ میں بھی خدائی ماننی چاہئے - کیونکہ وہ بانجھ سے پیدا ہوئے تھے -

غرض

اوائل میں اس قسم کی گفتگو ہوتی رہی تھی - پھر جب اللہ تعالیٰ نے انکی معرفت زیادہ کی تو ایک دن کہنے لگے آپ گواہ رہیں - آج سے میں نے سب گفتگو ترک کر دیں - اس کے بعد موت تک بجز تسلیم اور کچھ نہ ہوگا -

اور پھر میں نے دیکھا - کہ اس دن کے بعد موت تک واقعی یہی حالت رہی کہ رضا اور تسلیم کے سوا کوئی اور بات تھی ہی نہیں - میں نے دیکھا ہے کہ جن لوگوں نے ان کے خطبات سنتے ہیں - وہ بات جانتے ہیں کہ ان میں بجز میرے حالات اور ذکر کے اور کچھ نہ ہوتا تھا - بلکہ بعض اوقات میں نے سنا - کہ بعض آدمی اس امر کو کسی حد تک پسند نہیں کرتے - مگر وہ بجز اس کے اور کچھ کہنا نہ چاہتے تھے"

اس مقام پر میں نے عرض کی - کہ حضور! امرحوم فرمایا کرتے تھے - کہ وہ تقریر اور کلام میرے نزدیک حرام ہے - جس میں حضرت مسیح موعود کی سچائی کا ذکر نہ ہو - یہ الفاظ سنکر میں نے دیکھا - کہ آنحضرت (ایدہ اللہ) کی آنکھوں پر نم ہو گئی تھی - لیکن ان لوگوں کا ضبط اور صبر لا نظیر ہوتا ہے - اس لئے ضبط کا نمونہ دکھلایا - مگر چہرہ سرخ ہو گیا تھا - اور اس میں خاص قسم کی درخشندگی پائی جاتی تھی - پھر اس ذکر کے سلسلہ میں فرمایا - کہ ان کی بڑی بیوی نے رؤیا دیکھا تھا - کہ مولوی صاحب کہتے ہیں کہ میں احمدی ہو گیا ہوں - اس سے بھی معلوم ہوتا ہے - کہ وہ میری محبت میں فنا ہو گئے تھے - اچھا اللہ تعالیٰ مغفرت کرے - آمین ثم آمین -

مولوی صاحب کے اس ذکر کے بعد سید امیر علی شاہ نے جماعت علی کا ذکر کیا - کہ وہ ان کی موت کو اپنی پیشگوئی کی بنا پر ظاہر کرتا ہے -

اسپر فرمایا - موت فوت سے تو کوئی نہیں رہ سکتا انبیاء علیہم السلام پر بھی موت آئی - انہیں ٹھٹھا کرنا اور اس قسم کی شیخیاں اچھی نہیں ہوتی ہیں اسی طرح شیعہ بھی کہتے ہیں - اگر پیشگوئیاں اور خوارق یہی ہوتے ہیں تو پھر یزید کی کرامت کا بھی ان کو قائل ہونا پڑے گا - افسوس یہ لوگ نہیں سوچتے - کہ راستباز وہی ہے جسکی شہادت خدا دے - اور کسی قہر کے وقت امتیازی رنگ اسکے ساتھ ہو -

حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت فرعونی تباہ ہوئے - مگر موسیٰ اور اس کے ساتھ والوں کو اللہ تعالیٰ نے بچا لیا -

اس قسم کی باتیں ہوتی رہیں - طاعون کا ذکر چل پڑا - آپ نے پرانی رؤیا دہاتی والی بیان کی - اور بالآخر فرمایا - کہ میرا الہام تو یہی ہے -

ان اللہ لا یغیر ما بقوم حتی یغیروا ما بانفسہم -

جب تک پوری تبدیلی اور اصلاح نہیں ہوتی خدا تعالیٰ کا یہ عذاب ٹلتا نظر نہیں آتا -

دار الامان میں عید الفطر

(۱) ۲۸ - نومبر ۱۹۰۵ء کو دار الامان میں عید ہوئی کپورتھلہ - تلونڈی ضلع سیالکوٹ - ضلع ہوشیارپور ضلع جالندھر - ضلع ملتان سے بعض احباب نماز عید میں شریک ہونے کے لئے حاضر ہوئے -

(۲) حسب معمول سابق حضرت حکیم الامۃ نے نماز عید پڑھائی اور نماز کے بعد ایک لطیف پُر مضمون اور ضروریات وقت کے حسب حال خطبہ پڑھا جو کسی دوسرے وقت الحکم میں انشاء اللہ شائع ہو سکے گا -

اس خطبہ میں اول آپ نے خطیب یا لیکچرار کے اقسام بیان کئے پھر اسی ضمن میں ان کے مقاصد اور اغراض کی تقسیم کی - ازاں بعد یہ ظاہر کیا کہ الحمد شریف قرآن شریف کا متن ہے اور سارا قرآن اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ۲۳ سالہ زندگی اور صحابہ کرام کے مساعی جمیلہ اسکی تفسیر -

اس دعوے کو آپ نے نہایت قابلیت اور لطافت کے ساتھ قرآن شریف کے پہلے چار رکوعوں میں دکھایا یعنے سورۃ فاتحہ کو بطریق مختلفہ دکھایا کہ کس طرح ان رکوعات میں اسکی تفسیر موجود ہے - خطبہ پانچویں رکوع پر تھا - اسلئے پہلے تمہید کے طور پر ظاہر کیا کہ انسان کس طرح بعض اوقات منعم علیہ ہو کر مغضوب ہو جاتا ہے - یہودی قوم کو تمثیلاً پیش کیا - پھر ہمارے کے حالات ظاہر کئے -

بالآخر مسلمانوں کو بتایا کہ تم خیر الامم کہلائے سب سے بڑھ کر تم پر انعام ہوئے لیکن باوجود دیکھ تمہیں غیر المغضوب کی دعا سکھائی گئی تھی - مگر تم نے اس کی پروا نہ کی - مسلمانوں کی حالت موجودہ علماء - صلحاء - امراء کے نظارہ سے دکھائی اور بتایا کہ علما قوم کا دماغ - صلحاء قوم کا دل اور امرا اعضاء تھے - مگر اب سب میں فساد ہے - اس فساد سے ضرورت امام پر بحث کی اور پھر امام کے خواص اور صفات کا ذکر کیا - اس کی صحبت اور عقد ہمت سے بہرہ مند ہونے کی راہیں دکھائیں + قوم کو وحدت کی طرف متوجہ کیا + بالآخر قومی ضرورتوں سے آگاہ کیا یہ نہایت مختصر خلاصہ میرے اپنے الفاظ میں اس خطبہ کا ہے جو حضرت حکیم الامۃ نے پڑھا - اس خطبہ کے ضمن میں آپ نے قوم کو قوم بنانے کے اصولوں کی بھی تعلیم کی - اور حضرت حجۃ اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مقاصد اور اغراض کی طرف پورے زور کے ساتھ متوجہ کیا - جزاہ اللہ احسن الجزاء - دو گھنٹہ تک خطبہ پڑھا +

ترکیب بند

متضمن تعزیت حضرت مخدوم الملت اخو معظم مولینا مولوی عبد الکریم صاحب صافی سیالکوٹی طیب اللہ ثراہ وجعل الجنۃ مثواہ

(از خاکسار ابو یوسف محمد مبارک علی احمدی سیالکوٹی)

چیست عالم را کہ شد تاریک و تار
آسمان را چیست گرد د بیقرار
از چہ مہر و ماہ روپوشیدہ اند
در ردائے نیلگون لیل و نہار
از چہ میگرید سحاب نوحہ زن
یا دہم سر بر زند از اضطرار
لرزہا اندر زمین افتادہ است
جنبشے آوردہ در کوہ و حصار
چشمہا گریان ز اندوہ درون
سنگہا غرقاب اشک آبشار
دشتہا را نیش خار اندر جگر
سبزہ فرش ماتمی در مرغزار
وحشتے افتادہ در جان وحوش
در طیور آمد فراق و انتشار
از چمن رونق برون بنہادہ پا
واز خزان افسردہ شد باغ و بہار
از نوائے نالہائے عندلیب
گل گریبان چاک کردہ بار بار
از شکست رنگ گلہا بوئے یاس
در رسید اندر مشام شاخسار
صیحۂ ماتم زدہ در گوش خلق
نوحہ نائے نواہائے ہزار
سینہا را مجمع البحرین کرد
رودبار دیدہ ہائے اشکبار
ہست اظہار عزائے بندۂ
مومنے سر پیش حق افگندۂ

جان پاکان نور حق عبد الکریم
جانفدائے حضرت رب رحیم
پاک بازے زاہدے خوش منظرے
طلعت پاکش شفائے ہر سقیم
زنگ دلہا را کلامش صیقلے
چون ید بیضائے موسائے کلیم
منطقش آرائش حسن کلام
حجتش چون تیغ بر فرق لئیم
مبلغ علمش صفا و صدق و حق
فہم او گل ہائے معنی را نسیم
شمع بزم مہدی عیسے خطاب
گلبن تو یادۂ باغ نعیم
رفض را از بیخ و بن انداختہ
نعبت تثلیث را کردہ دو نیم
دمغ باطل بو مقصود دلش
از بہر حق استادہ با قلب سلیم
آنچنان افگند بتہا را کہ حق
کافرے را افگند اندر جحیم
بلبل شیدائے جنت آشیان
نغمہ سنج حرف وحدت در حریم
طوطی شکرفشان شیرین لبے
شاخ طوبائے فصاحت را مقیم
رفت سوئے خلد اعلے در دمے
زد پر پرواز بر عرش عظیم
مرحبا گویان ملایک در رکاب
قدسیان استادہ بہر فتح باب
پہلوانے صالحے دین پرورے
از برائے دین احمدؐ چاکرے
نصرت دین جسم و جانش را غذا
پیش روئے دشمنان چابک ترے
عیرت دین قوت جان و دلش
بس ہمین خوردہ ز شیرے مادرے
از ریا و عجب و نخوت دورتر
جامۂ تقویٰ کشیدہ در برے
الفت جان محمدؐ جان او
بر بلند یہائے الفت بر ترے
جذب حبش آنچنان ممتاز کرد
شد بعشاق محمدؐ فاخرے
دیدۂ جانش بروئے مصطفےٰ
چشم خوش بینش نہ دیدہ دیگرے
الفتش در جان و نامش بر زبان
صورتش در چشم و در دل دلبرے
پیش احمد بہر احمد آمدہ
در تلاشش یار شوریدہ سرے
دید احمد را با حمد آشکار
صورتش در صورتش جلوہ گرے
زان نشست اندر حریم قادیان
تا دم آخر نہ جنبید از درے
دلفگارے عاشق روئے کسے
والۂ شیدائے گیسوئے کسے
مومنے۔ متخشعے۔ مستغفرے
از پئے دین بر مصائب صابرے
درس قرآن مقصد جان و دلش
قاری در علم قرآن ماہرے
تا بیا ہم من را کشیدے قرآنش
حسن صورت قرآنش را زیورے
خوش خطیبے۔ چون بمنبر آمدے
گل فشاندے از لبش یا گوہرے
نقش کردے حرف حق بر لوح دل
دور کردے نفس را از ہر شرے
چون پئے تبلیغ حق حاضر شدے
نصب کردندے برائش منبرے
پیش روئے خلق استادے چو شیر
نے بدل رعبے نہ بارش بر سرے
سامعین را دل ربودے از بیان
حسن صوتش ہمچو سحر ساحرے
در صماخ گوشہا حق بر زدے
مومنے پیش آمدے یا منکرے
بہر الزام خصیم حیلہ گر
چشم عالم زو ندیدہ بہترے
در دعاہا اشک حسرت ریختے
جامۂ اخلاص کردہ در برے
رونق اسلام از حق خواستے
چہرۂ دین متین آراستے
مخلصے۔ در علم و ایمان محکمے
مشفقے۔ مر دوستان را مُکرمے
عارفے۔ عالی دماغے۔ شاعرے
خوشگوارے۔ نکتہ سنجے۔ عالمے
مرغ فہمش بر پریدے چون باج
صید معنے را گرفتے در دمے
چون بہ بزم دوستان گفتے سخن
بر دل خستہ نہادے مرہمے
چون کشادے عقدۂ اسرار حق
منتشر کردے گہر چون شبنمے
گل فشاندے وقت شرح مدعا
واز سرتہا غلط کردے غمے
قانعے۔ کز بہر این دنیائے دون
پیش کس پشتش نگردیدہ خمے
شیشۂ اسکندری عکس دلش
صورت تدبیر او جام جمے
نعمت حق بود بہر مومنان
طالب دین را عطائے منعمے
صحبتش تریاق بود از بہر دل
فرقتش از بہر جان بودہ سمے
بود شادی زو نصیب دوستان
قسمت اعدائے ملت ماتمے
بلبلان را در چمن بنواختے
زاغ را کاشانہ جہنم ساختے
رفت پیش یار خود شادان شدہ
روئے او از نور حق تابان شدہ
از وصال دلبرش آرام یافت
رستگار از کلفت ہجران شدہ
قدسیان زیر لوار تبتش
از علو مرتبت حیران شدہ
سعی او مشکور بہر دین حق
بر صد لقبہائے دین قربان شدہ
دیدۂ اخوان ز درد ہجر او
ریختہ خون جگر گریان شدہ
دل پئے تحصیل اطمینان و صبر
در دعاہا پیش حق نالان شدہ
آمد از حق مر مبارک را نوید
کاے رفیقت داخل رضوان شدہ
دیدمش در حمد و تسبیح خدا
زین جہان بے بقا پنہان شدہ
یافتہ از حق حیات جاودان
تاج پوشش مسند غفران شدہ
گفتمش اے پاکباز روزگار
این حیاتت آیت رحمان شدہ
خلق میگوید کہ صافی مردہ است
زندہ مے بینم ترا خوش جان شدہ
متقی را از جناب کبریا
زندگی بخشند ہمچون انبیا
حبذا آن نخلبند باغ دین
رفت از یک جست در خلد برین
مرحبا خوش ہمتے کز یک قدم
طے نمود از آخرین تا اولین
زین جہان با نیکنامی ہا گذشت
بود اندر نیکوان مسند نشین
بود مقصودش رضائے کردگار
شغل او پیش خدا سر بر زمین
داستان حضرت رب الجلیل
خط مقبولی کشیدہ بر جبین
در میان ملاء اعلےٰ در رسید
بر زبان قدسیان صد آفرین
در گروہ عارفان ستہ نام یافت
حق نما و حق ستا و حق گزین
ہر کجا تصدیق حق را بر نشست
شمع بزم کذب را زد آستین
حب او داخل شدہ در جذر قلب
جان او با جان ہر مومن قرین
مومنے گر وزن ایمانش کند
کوہ ہم باشد سبکتر با یقین
کیست آن کز فیض او باشد تہی
کو کہ نبود منت او را رہین
رحمت حق باد بر جان او
باد در فردوس روح شادمان

آخر این کارِ خلق رحلت است
زین سوئے شہرِ خموشان ہجرت است
بادشاہان را ازین ہم چارہ نیست
انبیا را ہم فنا از حکمت است
کس نماندہ کس نماند در جہان
دوستان - این ماجرا بے شبہت است
اہل دنیا را فنا ذلّت بود
اہلِ حق را مرگ عز و رفعت است
تلخ نزدِ بہرِ شان جامِ ہلاک
بہرِ اینان ہمچو شیرین شربت است
فکرِ دنیا اہلِ دنیا را جحیم
ترکِ دنیا اہلِ را جنت است
غافلے سوزد بنارِ حرص و آز
ہوشیارے روز و شب در راحت است
دل چہ بندی اے دوست در دنیائے دون
الفتِ آن درد و رنج و زحمت است
دل بجنتِ آخرت مشغول دار
غفلت از عقبےٰ نشانِ شقوت است
کارِ دونان فکرِ این فانی سرا است
کارِ پاکان بہرِ عقبیٰ محنت است
ہمچو مردِ حق گزین عبد الکریم
کاشنائے موجِ بحرِ رحمت است
مرغِ جانش چون بحق پرواز کرد
دستِ رضوان بابِ جنت باز کرد
اے خدا اے ذوالجلال کردگار
اے رحیمِ بندگان آمرزگار
اے عزیزِ خاطرِ ہر خستہ جان
اے رفیقِ جانِ ہر محنت گزار
اے نصیرِ حامیانِ دینِ حق
فاتحِ ابوابِ رحمت بر خیار
اے فدائیت خاطرِ صافی دلان
اے بنامت جانِ ہر مومن نثار
ہمچو جانِ بندۂ عبد الکریم
بر روانش ابرِ رحمتہا ببار
رونق افزا در جنان کن روحِ او
جانِ او کن باغِ جنت را بہار
ساز قرآن را شفیعِ تربتش
ہمچنان کو بود بہرش غمگسار
خادمِ قرآن ز اہلِ ملتش
مثلِ آن مخدومِ ملت کن ہزار
اہلِ ملت را بگردان مثلِ او
بہرِ فرمانِ مسیحا پاسدار
اہلِ ملت را بدہ ایفاءِ عہد
ہمچو آن مردِ نکو کن برقرار
محو کن نقشِ بدی از لوحِ دل
واز ہوائے نفس و شیطان دور دار
جملہ را کن بر رہِ طاعت روان
واز عقوبتہا بدار اندر امان

سفرنامۂ دہلی

(ایڈیٹر الحکم کا لکھا ہوا)

(گزشتہ اشاعت سے آگے)

رؤیا ۲۲- اکتوبر کی صبح کو جیسا کہ قرار پا چکا تھا اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود علیہ الصّلوٰۃ والسلام دار الامان سے سوئے دہلی روانہ ہونے کو تھے۔ اسی رات میں آپ نے ایک رویا دیکھی جو الحکم میں چھپ چکی ہے مگر سفرنامہ کے ضمن میں بھی اسکا درج ہونا ضروری ہے اور وہ یہہ ہے۔

"دیکھا کہ دہلی گئے ہیں تو تمام دروازے بند ہیں پھر دیکھا کہ ان پر قفل لگے ہوئے ہیں۔ پھر دیکھا کہ کوئی شخص کچھہ تکلیف دینے والی شے میرے کان میں ڈالتا ہے میں نے کہا تم مجھے کیا دکھہ دیتے ہو۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کو اس سے زیادہ دُکھہ دیا گیا ہے۔"

اس رؤیا کے دو حصّے ہیں ایک وہ جو میں نے جلی قلم سے لکھا ہے اور دوسرا وہ حصہ جس میں کسی تکلیف دہ شے کا کان میں ڈالنا دکھایا گیا ہے - یہ رؤیا آپ نے روانگی سے پہلے قادیان میں سنادی تھی اور سٹیشن بٹالہ پر خاکسار اور دوسرے احباب نے اعلےٰ حضرت ہی کو بلاواسطہ سُنی۔ میں اس رؤیا کی تصدیق آگے چلکر بتاؤں گا۔ سرِ دست یہہ ظاہر کرنا ضروری ہے کہ اس سفر میں دہلی اور دوسرے مقامات پر جو پیش آنے والا تھا اسکی خبر اللہ تعالےٰ نے اپنے برگزیدہ بندہ کو پہلے سے دیدی تھی۔

ضمنی بات میں نے پہلے ذکر کیا ہے کہ سفر دہلی کی تقریب بظاہر تو حضرت ام المومنین علیہا السلام کے اپنے اقارب واعزا سے ملنے کی تھی لیکن اللہ تعالےٰ کے مامور و مرسلوں کی اوقات بڑے قیمتی ہوتے ہیں اور وہ کبھی ایک دم بھی اپنے فرض سے غافل نہیں ہونا چاہتے بظاہر کچھہ شک نہیں یہی امر تھا مگر جیسا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ہجرت کے اسباب اہل مدینہ کی روحانی تربیت مقصود تھی جو مکہ نہ آسکتے تھے۔ اسیطرح یہہ اس سفر میں حضرت حجۃ اللہ کا منشا، تبلیغ منشاء ربانی تھا اور یہ سفر اسکے لئے بہانہ ہوگیا۔ واللہ در من قال۔

من آن نیم کہ تغافل ز کار خود بکنم
غرض

روانگی از قادیان اعلےٰ حضرت ان پاک اغراض کو لیکر دار الامان سے ۲۲ ر اکتوبر ۱۹۰۵ء کو اتوار کے دن صبح کو آٹھہ بجے کے قریب روانہ ہوئے - اسباب ایک گڈے پر رکہہ رات کے چار بجے کے قریب افغانی احباب اور میر مہدی حسین صاحب کی نگرانی میں پہلے بھیجدیا گیا تھا -

چونکہ آپ نے قیام دہلی کے لئے صرف چند روز تجویز کئے تھے اسلئے آپ کے ہمراہ دار الامان سے بہت ہی مختصر جماعت خدام کی ساتھہ ہوئی - یعنے آپکے اہل بیت اور خادمہ عورتوں کے سوا مندرجہ ذیل خدام کو آپکے ہمراہ ہم سفر ہونے کا شرف حاصل ہوا (۱) حضرۃ مولانا مولوی سید محمد احسن صاحب فاضل امروہی - (۲) عالی جناب سیٹھہ عبد الرحمان صاحب مالک ساجن کوٹھی مدراس (۳) ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب اسسٹنٹ سرجن شاہ پور (۴) مولوی عبد الرحیم صاحب میرٹھی - (۵) مفتی محمد صادق صاحب ایڈیٹر بدر (۶) خلیفہ رجب الدین صاحب لاہوری (۷) شیخ غلام احمد صاحب نومسلم (۸) بابو نورالدین صاحب کلرک ڈاکخانہ (۹) شیخ حامد علی صاحب - (۱۰) خاکسار ایڈیٹر الحکم -

میں چونکہ حضرت اقدس کے ایماء اور ارشاد سے ایک دن پہلے بٹالہ سٹیشن پر گاڑی کے ریزرو کرانے کے لئے آگیا تھا اسلئے دار الامان سے روانگی کا نظارہ پورے طور پر نہیں دکہا سکتا - لیکن عام طور پر جیسا کہ پہلے کئی مرتبہ مجھے دیکھنے کا اتفاق ہوا ہے)۔ قادیان کی جماعت اپنے ولی نعمت آقاء و مرشد کی مشایعت میں دور تک ساتھہ آئی - اور بعض طالب علم جیسا کہ برادرم مفتی محمد صادق صاحب لکھتے ہیں حضرت اقدس کی سواری کے ساتھہ جوش محبت و اخلاص میں بٹالہ تک دوڑتے آئے یعنے مولوی احمد نور صاحب کابلی - شیخ عبد الرحیم صاحب اتالیق صاحبزادگان نواب صاحب - میان شادیخان صاحب - اور یہ لڑکے بھی ساتھہ تھے - عبد الرحمان بن شادی خان - صوفی عبد اللہ - عبد اللہ درزی میاں مظہر حق -

بٹالہ سٹیشن حضرت اقدس کی روانگی کی خبر سکھوں ہی کسی طرح پہونچ گئی تھی اسلئے وہاں کے مخلص احباب میاں جمال الدین اور برادر عزیز منشی عبد العزیز صاحب پٹواری بھی شرف زیارت کے لئے آگئے تھے اور بٹالہ کی جماعت بھی موجود تھی - حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام ۱۰ بجے کے بعد بٹالہ پہونچے - اور سٹیشن پر ایک خاصہ اژدہام زایرین کا ہوگیا -

مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سے ملاقات ابھی اعلےٰ حضرت تشریف نہ لائے تھے اور میں اور دوسرے احباب سٹیشن پر موجود تھے اتنے میں مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی سٹیشن پر ۱ بجے کی گاڑی میں امرتسر جانے کے لئے تشریف لے آئے۔ ساتھہ انکا ایک بچہ بھی تھا۔ میں نے انکو اور انہوں نے مجھے دیکھہ لیا - اپنے بھائی صاحب کو کسی امر کے متعلق تاکید کر رہے تھے اور ایک شیعہ صاحب بھی ان کے پاس بیٹھے ہوئے تھے۔ مجھے دیکھتے ہی کہا - یعقوب کدہر؟

خاکسار - حضرت اقدس دہلی جاتے ہیں میں بھی آپ کے ہمراہ جاؤں گا -

محمد حسین - تم ابھی تک مرزائی ہو -

خاکسار - الحمد للہ اسوقت تک خدا تعالےٰ کے فضل سے احمدی ہوں اور دعا ہے کہ اسی پر خاتمہ ہو اور آپ کو بھی شامل ہوتا ہوا دیکھہ لیں -

محمد حسین - میرا رسالہ پڑھہ لیا ہے -

خاکسار - ہاں آپ نے مجھے تو بھیجا نہیں لیکن میں نے اسے پڑھہ لیا ہے - اس رسالہ کو پڑہ کر مجھے آپ پر بہت رحم آتا ہے -

محمد حسین - (شیعہ صاحب سے خطاب کر کے) تم میرا احسان مانو -

شیعہ - تمہارا احسان کس بات کا -

محمد حسین - تم نے وہ اشتہار مرزا کا نہیں پڑھا - جو ابھی اس نے شائع کیا ہے جس میں حضرت امام حسین کی بڑی تعریف کی ہے -

شیعہ - اس میں تمہارا احسان کیا ہے؟ اشتہار مرزا صاحب نے دیا اور احسان تمہارا -

خاکسار - مولوی صاحب! اس سے بہتر تھا کہ آپ یہ احسان نہ جتاتے تاکہ آپکو شرمندہ ہونا پڑتا۔ یہ مرض آپکا ابھی گیا نہیں ہے جا فخر آپ کو نہ ہوتا۔

محمد حسین - ان کو معلوم نہیں وہ اشتہار میرے رسالہ ہی کو پڑھکر انہوں نے شائع کیا ہے -

خاکسار - آپ کے رسالہ کو تو انہوں نے دیکھا بھی نہیں اور وہ دیکھنے کے قابل چیز ہی کیا ہے - اس رسالہ کو تو جو شخص پڑہیگا اسکو آپ کی حالت پر بہت رحم آئیگا -

محمد حسین - تم تو پیشگوئی کرتے تھے کہ رسالہ بند ہو جائیگا نکلا یا نہیں -

خاکسار - آپ ہی بتائیں بند ہوا یا نہیں یہہ نکلنا تو بند ہونے سے بدتر ہے دو دو سال کے بعد بھی کبھی نکلا - اور پھر بیچ میں ایک ایک سال گم - جو حالت رسالہ کی ہے وہ اس مرتبہ کے رسالہ کا دوسرا صفحہ دیکھنے سے معلوم ہو سکتی ہے -

یہاں رسالہ محمد حسین کے صفحہ دو کے بعض حصّے ہیں ناظرین الحکم کی خاطر

درج کرنے ضروری سمجھتا ہوں اور وہ یہ ہین

محمد حسین - اب دیکھو گے کیا ہوتا ہے؟

خاکسار - پہلے آپ نے کہلا کر لیا ہے جو آیندہ کرلوگے + آپ کو انہین تعلیون نے خراب کیا۔ جب یہ تکبر نکل جائیگا۔ پھر خدا تعالےٰ کے وعدہ کے موافق رجوع کر لوگے۔

محمد حسین - مین ہرگز نہین کرون گا۔

خاکسار - یہہ اسوقت کی بات ہے اوسوقت آپ کو ندامت ہوگی کہ میرے کیا دعوے تھے۔ آپ کے اس رجوع کی خبر کیوجہ سے آپ پر بہت رحم آتا ہے۔ اور ہم منتظر ہین کہ آپ کی اس حالت کو بھی دیکھہ لین۔

مولوی صاحب! آپ کی **خانہ بربادی** کا بھی بڑا افسوس ہے۔ مرزا صاحب کی مخالفت آپ کو سستی نہ پڑی اولاد کا وہ حال ہوا۔ گھر ویران ہوگیا۔ رسالہ کی یہ حالت۔

محمد حسین - مین تو جانتا ہون مرزائی کرامت مشہور کرے گا۔ اسلئے مین نے پہلے ہی اس کے جواب کا فکر کیا ہے۔ دوسرے رسالہ مین جواب نکلے گا اسپر بحث کرونگا۔ اس رسالہ کو جب مین نے شائع کیا تہا مجھے خیال ہوگیا تہا کہ وہ کہدیگا۔

اے پئے تکفیر من بستہ کمر

خانہ ات ویران تو در فکر دگر

خاکسار - مولویصاحب! جادو وہ جو سر چڑھ بولے! آپ کو خود معلوم ہوگیا ہے کہ یہہ پیشگوئی پوری ہوئی ہے ورنہ آپکو اسکی تردید کی فکر کیون ہوئی۔ اور آپ کا رسالہ اسپر شاہد ناطق ہے۔

اس کے بعد سلسلہ کلام بدل گیا۔ مینے کہا سناؤ آپ کے **روحانی فرزند** کے حق مین فیصلہ آرہ شائع ہوگیا ہے۔

محمد حسین - اسی غرض کے لئے تو مین امرتسر جاتا ہون اور پھر آرہ جاؤن گا۔ وہ فیصلہ غلط ہے مینے چالیس ورق کا ایک اپیل لکھا ہے۔ مین اس دفعہ آرہ جانا نہین چاہتا تہا مینے ان کو لکھدیا تہا کہ کبھی کبھی اہل حدیث نہین اسپر انہون نے مجھے لکھا کہ آپ **اصلاح** کے لئے آئیے۔ اسواسطے اب مین جاؤنگا۔ چنانچہ یہہ خطوط دیکھو جو انہون نے مجھے لکھے۔

چند خطوط مجھکو دکھائے کہ مین اب ثابت کرون گا کہ کوئی اہلحدیث نہین ہے

خاکسار - یہہ بڑا اچھا کام ہے صفایا کرو۔

محمد حسین - ہان تم تو چاہتے ہو کہ یہ گھر مین لڑتے رہین اور ہمارا کام بن جاوے۔

خاکسار - تمہارے گھر مین پھوٹ پڑنا تو لازمی امر ہے۔ اللہ تعالےٰ نے پہلے سے اس کی خبر دیچکا ہے باقی یہ کہ تمہاری باہمی مخالفت یا اتفاق سے ہمارا کیا فائدہ یا نقصان ہے۔ ہمارے مقابلہ مین تو آپ سب اکھٹے ہین اور ہم تو چاہتے ہین کہ آپ سب اکھٹے ہوکر ہمارا مقابلہ کرتے رہین تاکہ اللہ تعالےٰ کی عظمت اور سلسلہ عالیہ کی سچائی اور بھی زور سے ثابت ہو۔ کیا آجتک آپ سب نے مل کر ہمارے سلسلے کے خلاف کارروائیان نہین کین اور اس رسالہ مین تو آپ نے حد کی ہے کہین کسی کو بہڑکایا ہے کہین گورنمنٹ کو اکسایا ہے۔

محمد حسین - مرزا صاحب نے جو چٹھی گورنمنٹ کے نام شائع کی تو مین نہ لکھتا۔ یہہ تو مین جانتا ہون کہ ان تحریرون پر کوئی نوٹس نہین لیگا۔

خاکسار - خوب! آپ کو پہلے ہی سے اپنی ناکامی کا علم بھی ہے۔ اور باوجود اس ناکامی کے علم کے پھر قلم اٹھانا آپ ہی کا کام ہے۔

محمد حسین - مینے تو صرف مقابلہ کر دیا ہے۔ خواہ کوئی سنے یا نہ سنے۔

خاکسار - پھر اس مقابلہ مین آپ کو سچ جھوٹ کی کیا غرض - ایک مقصد جو مقابلہ رکھہ لیا کہ وہ جو کچھ کہین اسکا جواب ضرور دینا۔ یہہ طریق اچھا نہین ہو سکتا۔

محمد حسین - تم تو کہانے کے لئے ایسا کرتے ہو؟

خاکسار - جب آپ تائید کرتے تھے کیا کہاتے کیواسطے کرتے تھے۔ اور اب مخالفت بھی اسی وجہ سے کر رہے ہو اور اگر مرزا صاحب نے پیسہ دیکر تائید کرائی ہو تو سب سے پہلے تو سب سے پہلے آپ ہی کو نصاحبہ ملاتے۔ حالانکہ آپ کہتے بھی تہے کہ مجھے ذرا تخلیہ مین سمجہا دو مین سب کو منوا دونگا اور خاموش کرا دونگا۔

پھر آپ نے کہا کہ مین **گرا دونگا** ابتدائے دعوے کا زمانہ تہا مخالفت عام تھی آپ کے پاس کسقدر روپیہ انہون نے بھیجا کہ آپ مخالفت نہ کرین۔

پہر اور جنہون نے مخالفت کی اور آپ بھی اونمین سے اکثرون کو جانتے ہین کہ وہ کرایہ کے مخالف ہین اگر ان کو دو چار آنے بھی دیدیے جاوین تو آج تعریف کرین۔ ایمان سے کہو کہ کسی مخالف کو کچھہ دیا کہ ہماری مخالفت نکرو۔ معلوم ہوتا ہے آپ کے سارے کام اسی غرض اور مقصد کے لئے ہونگے۔ جو اورون کو اسپر قیاس کرتے ہو۔ آپ مجھے نہین جانتے مین کب سے اس سلسلہ مین ہون؟

محمد حسین - تم نے مجھے ایک مرتبہ کہا تہا کہ کچھہ شکوک ہین؟

خاکسار - لعنت اللہ علے الکاذبین مولویصاحب آپ میرے سامنے جھوٹ کہتے ہین اور مجھہ پر ہی۔ مینے کب آپ سے کہا بلکہ ہمیشہ آپ سے اس مسئلہ مین اپنی سمجھہ کے موافق کلام کرتا رہا۔ اور آپ کو بھی سمجہاتا رہا۔

ایک مرتبہ بمقام امرتسر مولوی محمد حسین صاحب نے مجھکو کہا کہ تم بچے ہو تمہاری سمجھہ مین نہین آتا اگر تم کچھہ عرصہ میرے پاس ٹہرے رہو تو مین تمہین سمجہا سکتا ہون اور امید ہے تم سمجھ جاؤ گے مینے کہا تہا کہ اگر آپ نے **ریویو** مین سب کچھہ جھوٹ لکھا ہے تو قسم کہا کر شائع کردو۔ کہ مین نے جھوٹ بولا تہا۔ پھر دیکھا جاویگا۔

اسپر مولویصاحب نے کہا کہ اسوقت مرزا صاحب کی حالت اچھی تھی اب مجھہ پر کہل گیا ہے کہ وہ غلطی پر ہین۔ اسپر مین نے کہا کہ اوسوقت کی اچھی حالت کی شہادت آپ نے دیدی اور اب جس حالت کو آپ خراب کہتے ہین اسکو ہم نے اپنی آنکھون سے دیکھہ لیا کہ اعلےٰ درجہ کی ہے اور اسی طرز و طریق پر جو نبیون مین ہوتی ہے پھر آپ کی بات کیونکر مان لین جو دو وجہ ہتے ہین اسپر آپ تیز ہوگئے تھے کہ مجھے معلوم نہین تو تمہین معلوم ہے مینے کہا تہا کہ کہ نہین معلوم نہین مجھے معلوم ہے یہہ واقعہ ہے جسکو مد نظر رکھکر اس نے کہا کہ تم کہتے تھے شکوک ہین اور یہ ۱۸۹۴ء کا واقعہ ہے۔

اسی حیص بیص مین گاڑی آگئی اور مولویصاحب اپنے بچے کو تلاش کرنے لگے تاکہ اوسکو اپنے بھائی صاحب کے سپرد کرین مینے کہا مولوی صاحب وہ سیٹی کہان گئی جس سے آپ اپنے بچون کو بلایا کرتے تہے۔

ناظرین الحکم کو غالباً معلوم نہین جب کلارک کا مقدمہ ہوا اور آپ شہادت کے لئے بٹالہ کے مقام پر حاضر آئے تو ایک بچہ بھی ساتھہ تہا اسکو آواز دینے کی بجائے آپ گلے مین ایک سیٹی رکہا کرتے تھے اور وہ اس سیٹی پر لگا ہوا تہا اس سیٹی کی طرف مینے اشارہ کیا۔

محمد حسین - نہین وہ اب نہین رکھی۔ پھر جلد مولوی صاحب گاڑی مین بیٹھ گئے اور مجھے فرمانے لگے کہ آجاؤ یہان ابھی وقت ہے مین نیچے ہی کھڑا رہا اور مینے کہا کہ

مولویصاحب آپ کے اس رسالہ نے ایک اور فائدہ بھی دیا ہے وہ یہ کہ آپ نے حضرت مسیح کے معجزات کو مسمریزم مان لیا ہے افسوس ہے ہم یہ بات کہین تو کافر اور آپ کہین تو مومن۔

مولویصاحب - تم نے غور سے نہین پڑہا۔ احمق! وہان لکھا ہوا ہے کہ وہ وہبی ہوتا ہے۔

خاکسار - حضرت! پھر ہم بھی تو وہبی ہی کہتے ہین ہم نے کہان لکھا ہے کہ وہ اکتسابی طور پر انہون نے حاصل کیا تہا

مولوی صاحب! - اچھا خدا تمہین ہدایت دے۔

خاکسار - ہان اللہ تعالےٰ ہم کو کامیاب کرے آمین اور آپ کی بھی اس عینک کو اتارے اور آپ کی نظر صاف ہو۔

محمد حسین - تم بڑے شریر ہو۔

ناظرین سوچین اس مین شرارت کی کیا بات ہے۔

خیر

بدم گفتی و خورسندم عفاک اللہ نکو گفتی

جواب تلخ مے زیبد لب لعل شکر خا را

گاڑی نے وہسل دیا اور مولویصاحب رخصت ہوئے۔

(باقی آیندہ)

مولوی محمد حسین صاحب کا رسالہ اشاعۃ السنۃ افسوس ہے۔ اسوقت مجھے نہین مل سکا اور وہ اقتباس جس کا اوپر ذکر کیا گیا تہا یہان درج نہین ہوسکتا مگر مین اپنے الفاظ مین اسکا خلاصہ یا مفہوم یہہ درج کرتا ہون کہ مولوی صاحب نے التوائے رسالہ کے وجوہات اس مین بیان کئے ہین۔ جن مین سے اپنے لڑکون کی آوارگی۔ بیوی کا فوت ہوکر خانہ بربادی۔ بھی درج کیا ہے اور پہر خلاف معمول سابقہ رسالہ کو بلا درخواست بھیجنے کے ذکر کیا ہے۔ اور پریس کی مشکلات مین مابعد اجرت دینے والون کی بری حالت دکہائی ہے۔ غرض ایسے امور پیش کئے ہین جو ایک سمجھہ دار اور صاحب فہم و فراست کے نزدیک **عبرت انگیز** ہین۔

ایڈیٹر

شاہی سیاحت

حضور ولیعہد بہادر نے ہز اکسلینسی لارڈ لیمنگٹن کو جو پرائیویٹ چٹھی لکھی ہے اس میں باشندگان بمبئی کا تہ دل سے شکر ادا کیا ہے۔ اور لکھا ہے کہ جب ہماری سواری لگذرتی تھی۔ اور کثیر التعداد باشندگان شہر اظہار مسرت کرتے تھے۔ تو یہ معلوم ہوتا تھا کہ گویا ہم اپنی ہی قوم میں ہیں۔ اور جس اعلےٰ پیمانہ پر انتظام کیا گیا تھا۔ اس کا ثبوت اس سے ملتا ہے کہ کسی قسم کا حادثہ نہیں ہوا۔ بوڑھے سے بوڑھے لوگ بھی یہی کہتے ہیں۔ کہ ہم نے بمبئی میں ایسا نظارہ کبھی نہیں دیکھا تھا۔ بدنصیبی سے بمبئی سے گذر کر جب ٹرین گجرات میں پہونچی۔ تو اندھیرا ہو چکا تھا۔ اور ہز رائل ہائینس نے اصلی ہندوستان کا جو پہلا منظر دیکھا۔ وہ پنچ محل تھا۔ جو بمبئی کے تمام ضلعوں میں کم آباد اور بنجر ہے۔ راستہ میں جو اسٹیشن پڑتے تھے۔ ان پر بھی آراستگی اور صفائی کا خاطر خواہ انتظام تھا۔ سڑکوں پر دیہاتی مشتاق کھڑے نظر آتے تھے۔ رتلام پر رائل سیڈگاج سرتین کا معائنہ ہوا۔ تاکہ ہز رائل ہائینس معلوم کر سکیں۔ کہ انگریزی نگرانی میں ہندوستانی محنت کاریگری کا کیسا اعلےٰ نمونہ پیش کر سکتے ہیں۔ چنبل کے قریب پہنچکر منظر بدل گیا۔ باجرے کے کھیت کٹنے کے لئے تیار کھڑے تھے۔ جو کے کھیت گولر سے لدے ہوئے تھے غرض کھیتوں میں زراعتی دولت پھٹی پڑتی تھی۔ اندور کا اسٹیشن چھوٹا سا ہے۔ اور اس میں کسی قسم کی آرائش اور سجاوٹ کی بہت کم گنجائش ہے۔ نہ اس قسم کی کوئی کوشش ہوئی۔ لیکن اس کمی کی والیان ریاست کی زرق برق پوشاکوں نے پوری کر دی تھی۔ کل وسط ہند کے شہزادے یہاں موجود تھے۔ درجہ کے لحاظ سے بیگم صاحبہ بھوپال اول نمبر تھیں کیونکہ صرف وہی ایک مسلمان فرمانروا دنیا بھر میں ایسی ہیں۔ جو پردہ میں بیٹھکر حکومت کرتی ہیں۔ اس کے بعد مہاراجہ ریوان آئے۔ جو سبز پوشاک پہنے ہوئے تھے۔ مہاراجہ اورچھا جی سی۔ آئی۔ ای کا تمغہ لگائے ہوئے تھے۔ ان کی پوشاک بہت بھاری تھی۔ نسبتاً مہاراجہ دتیا کی پوشاک بالکل سادہ تھی رتلام اور جرا کے شہزادے امپریل کیڈٹ کور کی وردی میں تھے۔ اور ان کے چہروں سے وہ تعلیمی ترقی ظاہر ہوتی تھی۔ جو ہندوستانی امرا نے کی ہے۔ مہاراجہ چارکھاری اور نواب صاحب بستی بھی قیمتی پوشاک زیب بدن کئے ہوئے تھے۔ جو سنہری کام سے لدی ہوئی تھی۔ پوشاک کے علاوہ مختلف رنین بھی کچھ کم دلچسپ نہ تھیں۔ جو اس چھوٹے سے اسٹیشن پر جمع ہو گئی تھیں۔ راجپوتوں کے گھونگریالے کل مچھے مرہٹوں کے دلاآور چہرے۔ بھوپال اور بستی کے حکمران خرید اور قدیم تیری کا مجسم نمونہ پیش نظر تھا۔ جس نے وسط ہند کو سلطنت برطانیہ نے نکالا۔ مہوا اور دیگر کے افسروں اور بمبئی گیرنیڈ بیزر کے گارڈ آف آنر کی پوشاکی وردیاں نہایت دلفریب سماں دکھا رہی تھیں۔ ہز رائل ہائینس کے اسٹیشن پر پہنچنے پر جو رسم ادا ہوئیں۔ وہ بالکل سادہ تھیں۔ جس وقت شاہی ٹرین اسٹیشن پر پہونچی۔ تو ہز رائل ہائینس اپنے سیلون کے پلیٹ فارم پر وائسرائے کی ایڈیکانگ کی وردی میں کھڑے ہوئے تھے۔ ستارہ ہند کا تمغہ بھی لگا ہوا تھا۔ معمولی سلامی کے ساتھ وہ مع ہز رائل ہائینس اور سر ڈائنڈ لارنس پلیٹ فارم پر اترے۔ سر والٹر نے میجر سف ڈیلی سی۔ ایس۔ آئی۔ سی۔ آئی۔ ای کو پیش کیا جو مشہور سر ہنری ڈیلی کے بیٹے ہیں۔ جن کا نام سنٹرل انڈیا کی گھوڑ چڑھی فوج کے ساتھ ہمیشہ وابستہ رہیگا۔ اب میجر ڈیلی نے نوجوان مہاراجہ ہلکر والیے اندور کو پیش کیا۔ جو نا بردہ سالہ اور ویسرائل ہائینس کو مدعو کرنے کے لئے حکمران ہیں۔ تعداد توپ سلامی کے لحاظ سے والیان ملک پیش ہونے شروع ہوئے سب سے پہلے بیگم صاحبہ بھوپال پیش ہوئیں اس کے بعد مہاراجہ ریوا جی سی۔ ایس۔ آئی۔ مہاراجہ اورچھا جی سی۔ ایس۔ آئی۔ مہاراجہ دتیا کے سی۔ ایس۔ آئی۔ مہاراجہ دتیا۔ راجہ دیواس شاخ کلاں راجہ دیواس شاخ خورد۔ مہاراجہ سمتھر۔ نواب صاحب جاورا۔ راجہ رتلام۔ مہاراجہ چرکھاری کے سی۔ ایس۔ آئی۔ مہاراجہ بیجاوا۔ نواب صاحب باؤنی۔ راجہ سیتامن۔ راجہ سیلانا کے سی۔ ایس۔ آئی۔ راجہ راجگڈھ۔ راجہ جھلنا رانا علی پور۔ راؤ صاحب پلی پور اس کے بعد سربرآوردہ انگریزی حکام پیش ہوئے۔ گارڈ آف آنر کے معائنہ کے بعد خاص رسم ختم ہوئی۔ ویسرائل ہائینس سیدھے تاریخی رزیڈنسی کو گئے اور قیام لاہور کے زمانہ میں وہیں مقیم رہینگے۔ جلوس کے موقع پر سنٹرل انڈیا کی گھوڑ چڑھی فوج کا سکوڈرن جلو میں تھا۔ اس کے پیچھے مہاراجہ ہلکر کی امپریل سروس فوج۔ دو بھوپال وکٹوریا لانسرز تھے۔ بھوپال کی فوج عربی گھوڑوں پر سوار تھی۔ شاہی گاڑی میں ویسرائل ہائینسز کے سامنے سر والٹر لارنس بھی بیٹھے ہوئے تھے گاڑی کے چاروں گھوڑے نہایت نفیس تھے اور رائل ہارس آرٹلری کے دو جوان سرخ اور سنہری وردیاں پہنے ہانکتے تھے۔ اس کے بعد علے ترتیب مدارج والیان ریاست کی سواریاں تھیں۔ مہاراجہ ہلکر کی گاڑی زرد نیلے رنگ کی تھی۔ اس کے ساتھ چوبدار تھے۔ وہ نہایت مکلف تاریخی لباس پہنے ہوئے تھے۔ بیگم صاحبہ لینڈو میں سوار تھیں۔ اور ان کے سوار کا کریزی وردی پہنے ہوئے تھے۔ ریوا کی گاڑی نیلے رنگ کی اور چاندی کے کام سے لدی ہوئی تھی۔ اورچھا کے گھوڑوں کی گھنٹیاں بجتی چلتی تھیں۔ دیواس کے دونو راجہ بھی نہایت شان و شوکت کے ساتھ تھے اور ۵ خادم مورچھل جھلتے جاتے تھے۔ ان کے بعد چھوٹے چھوٹے ریاست دار آئے اگرچہ انکی چمک دمک اگلے جلوس کی سی نہ تھی تاہم جلوس انکا بھی دلچسپ تھا۔ کیونکہ ان کے سوار اپنی قدیمی وضع پر غیر شائستہ گھوڑوں پر چڑھے ہوئے تھے۔ اس طرح ویسرائل ہائینسز پورے جلوس کے ساتھ اندور کی گلیوں سے گذرے۔ صدر بازار میں بمشکل کوئی گھر ایسا ہوگا جو آراستہ نہ ہو۔ مضافات سے ہزاروں آدمی ویسرائل ہائینسز کا خیر مقدم کرنے آئے تھے شہریوں پر سر ہی سر نظر آتے تھے۔ اگر بمبئی کی طرح یہ لوگ مغربی طریقہ پر نعرہ ہائے خوشی بلند نہیں کرتے تھے۔ تاہم ان کے مودبانہ سلام ظاہر کرتے تھے۔ کہ نفس عقیدت مندی میں یہ لوگ کسی سے پیچھے نہیں ہیں۔ اس تزک و احتشام کے ساتھ ویسرائل ہائینسز ریزیڈنسی کے دروازہ پر پہونچے اور سلامی کی توپوں کی گرج ہواؤں کو ہلانے لگی۔ روشنی ویسرائل ہائینسز نے رزیڈنسی کی چھت پر سے دیکھی۔ سارے اندور میں جو پڑی سے لیکر محلات تک میں آگ لگی ہوئی تھی۔ وہ نہایت رونق اور خوشی کی رات تھی۔ چاند آسمان پر پوری روشنی دے رہا تھا۔ ہوا بھی تیز نہ تھی موسم بھی معتدل تھا۔ اس لئے کوئی بات ایسی نہ تھی۔ جس سے سرور منغص ہوتا۔ ہزاروں بتیاں اور چینی لالٹینیں کام میں لائی گئی تھیں رزیڈنسی کی جھیل پر عجب دلفریب منظر تھا۔ اس جھیل میں چھوٹے چھوٹے جزیرے کثرت سے ہیں جن پر درخت اگے ہوئے ہیں۔ چاندنی میں یہ منظر عجب بہار دے رہا تھا۔ درختوں میں جھیل کے چاروں طرف ہزاروں بتیاں اور رنگین لالٹینیں تھیں۔ جن کی روشنی پانی پر پڑکر آنکھوں کو چوندھیائے دیتی تھی۔ ان جزیروں میں ایک پر بینڈ کی ہلکی ہلکی سُریلی گتیں لطف دوبالا کر رہی تھیں۔ غرضیکہ یہ منظر ایسا تھا۔ جو اندور کے باشندوں کو سالہا سال تک یاد رہیگا۔ والیان ریاست ہند ملکہ نے ویسرائل ہائینسز کو جلسہ ایٹ ہوم میں مدعو کیا

حضور ولیعہد بہادر کا اندور میں آخری دن

۱۷۔ نومبر کی صبح کو ویسرائل ہائینسز سویرے ہی خیمہ گاہ سے باہر تشریف لے گئے اور ناشتہ سے پہلے دو شاندار رسمیں ادا کیں۔ امپریل سروس لانسرز بھوپال کا معائنہ اور یارک ولنکا شائر رجمنٹ کی پہلی بٹالین کو نیا نشان تفویض کیا۔ امپریل سروس لانسرز بھوپال کا معائنہ کرنے کے وقت ہز رائل ہائینس برٹش جنرل کی وردی پہنے ہوئے اور ایک خوبصورت گھوڑے پر سوار تھے۔ ہز رائل ہائینس اور بیگم صاحبہ بھوپال کل کارروائی تھوڑے سے فاصلہ پر ایک خیمہ سے ملاحظہ فرما رہی تھیں۔ سب سے پہلے فرسٹ بھوپال وکٹوریہ نے جس کی کمان صاحبزادہ سید اللہ خان ہز ہائینس بیگم صاحبہ بھوپال کے منجھلے صاحبزادہ کے سپرد تھی۔ کوچ کیا۔ یہ فوج ہر طرح چست و چالاک اور مستعد ہے یہ لوگ اچھے سوار اور ساز و یراق سے بخوبی آراستہ ہیں۔ اور ان میں اکثر ان افغانوں کے بیٹے ہیں۔ جو ریاست بھوپال میں رہ پڑے ہیں۔ سبز لنگیاں سر پر باندھا اور کرتے پہنے ہوئے یہ لوگ نہایت بھلے معلوم ہوتے تھے۔ گھوڑے بھی نہایت شائستہ و آراستہ تھے۔ اس کے بعد سوار جائزہ کی ترتیب پڑھے اور سلامی کی جگہ کی طرف منہ کرکے کھڑے ہوئے ہز رائل ہائینس آگے بڑھے اور کرنل عبید اللہ خان کو ان کی کمان کی عمدہ دعایتہ و طمع پر ان کو مبارکباد دی۔ انہوں نے فرمایا کہ اسکواڈرن کو دیکھکر میں بہت خوش ہوا اور اس کی قواعد مجھے بہت پسند آئی اس کے بعد لانسرز کوچ کر گئے اور یارک اینڈ لانسٹر رجمنٹ آگے بڑھے۔ اور جھنڈے دیئے جانے کی مبارک رسم کا آغاز ہوا۔ یارک اینڈ لنکاسٹر رجمنٹ نہایت نفیس رجمنٹ اور اس عزت کی مستحق ہے۔ اس نے متعدد موقعوں پر نہایت قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ پہلی بٹالین نکرس ال اور جنگ جنوبی افریقہ میں شریک تھے۔ لیڈی اسمتھ کی فتح اور انطبل و تماشی کی لڑائیوں میں بھی حصہ لیا تھا۔ دوسرے ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ پرانا جھنڈا رجمنٹ کو ۱۸۶۸ء بمقام آگرہ لیڈی میو کے ہاتھ سے ملا تھا۔ پرانا جھنڈا رجمنٹ کے گرد پھرایا گیا۔ اور کچھ مذہبی رسوم بھی ادا ہوئیں۔ ہز رائل ہائینس نے ایک مختصر سی تقریر میں کرنل میں افسران نیکمشنڈ افسروں اور پہلی یارک اینڈ لنکاسٹر رجمنٹ کے سپاہیوں کو مخاطب کرکے فرمایا۔ میں اس موقعہ پر آپ کو نیا جھنڈا دیکر نہایت خوش ہوا۔ ٹھیک پندرہ سال ہوئے۔ کہ یہی رسم میں نے بارسیڈ ور

مین آپ کی دوسری بٹالین کے لیئے اداکی تہی ۔ مجھے فخر ہے ۔ کہ آپ کی رجمنٹ کے دونون بٹالین کو جہنڈے میرے دیئے ہوئے ہین ۔ یاد رکہو ۔ کہ جہنڈے گذشتہ کارہائے نمایان کی علامت ہوتے ہین ۔ وفاداری اور کارگذاری کے جو خیالات اس سے پیدا ہوتے ہین ۔ وہ بہادرانہ افعال کا سبب ہوتے ہین ۔ آپ کے بٹالین نے جن جن معرکون مین جوانمردیان دکہائی ہین ۔ وہ سب ان جہنڈون پہ لکہی ہوئی ہین ۔ اور مین یقین کرتا ہون ۔ کہ جب کبہی آپ ملک معظم اور ملک کی خدمات کے لیئے طلب کیئے جائین گے ۔ تو آپ اس جوانمردی کو قائم رکہین گے ۔ سب مین یہ نشان آپ کے سپرد کرتا ہون ۔ اور مین جانتا ہون ۔ کہ وہ آپ کے ہاتہہ مین محفوظ اور بے داغ رہیگا

اس تقریر کے جواب مین کرنل میانی نے ہزرائل ہائینس کو اس طرح مخاطب کیا ۔ بٹالین کیجانب سے اس اعزاز کے واسطے جو آپ کے ہاتہہ سے ملا ہے ۔ اور ان الفاظ کے لیئے جو آپ نے فرمائے ہین ۔ آپکا تہہ دل سے شکریہ ادا کرتا ہون ۔ اس اعزاز کی قدر و منزلت اور بہی بڑہ جاتی ہے جب کہ ہم معلوم کرتے ہین ۔ کہ یورر ائل ہائینس نے باوجود کثرت کار اور عدیم الفرصتی کے اتنا وقت نکالا ۔ اور اس بٹالین کو نشان عطا کرنے کا اعزاز بخشا ۔

مین یقین کرتا ہون ۔ کہ آئندہ جو لوگ اس جہنڈے کے نیچے کام کرینگے ۔ وہ یہ معلوم کر کے ۔ کہ یہ کس کا دیا ہوا ہے ۔ بہ نسبت سابق کے اپنے بادشاہ اور ملک کے لیئے اور بہی اعلےٰ کام کرنے کی کوشش کرینگے ۔ اس تقریر پر یہ رسم تمام ہوئی ۔ ناشتہ کے بعد مہاراجہ ہلکر نے ہزرائل ہائینس سے اور ہزرائل ہائینس نے مہاراجہ ہلکر سے ملاقات کی ۔ ہزرائل ہائینس پرنس آف ویلز نے بیگم صاحبہ بہوپال سے ملاقات کی ۔ اندور کی آخری رسم کنگ اڈورڈ ہال کا افتتاح تہا ۔ جو دربار اندور نے ملک معظم کی تاج پوشی کی یادگار مین تعمیر کیا تہا ۔ ہال بالکل سادہ ہندو وضع کا بنایا ہوا ہے ۔ ۱۱۲ فٹ طویل ہے چارون گوشون پر برجیان ہین ۔ جنوبی جانب ۹۰ فٹ بلند ہے ۔ ایک گہنٹہ گہر ہے ۔ جو وقت ہزرائل ہائینس کی رزیڈنسی سے روانگی کا تہا ۔ اس سے بہت پہلے لوگ ولیعہد بہادر اور ولیعہد بیگم کے آخری دیدار کے لیئے جمع ہو گئے تہے مہاراجہ بہادر نے ہال کی سیڑہیان پر استقبال کیا ۔ تمام والیان ریاست جمع تہے اور بہت سی لیڈیان چلمنون کے پیچہے سے یہ نظارہ

دیکہ رہی تہین ۔ سب سے پہلے مہاراجہ نے اپنی تقریر پڑہی جو حسب ذیل ہے :-

یورر ائل ہائینس ۔ جو اعزاز یہان تشریف لاکر آپ نے مجہے اور میری ریاست کو بخشا ہے اس کیوجہ سے آج کا دن مجہے عمر بہر یاد رہیگا یہی اعزاز حضور ملک معظم نے بحالت شہزادگی میرے دادا کو بخشا تہا ۔ اور میرے والد جو اس سے ۳۰ سال پہلے کی خوشی مین شریک تہے ۔ وہ مکان اب تک ہو بہو یاد ہے ۔ انہون نے ہی ملک معظم کی تخت نشینی کی یادگار مین اس عمارت کی تعمیر کرنے کی تجویز نکالی تہی ۔ اور مین ان کا مشکور ہون ۔ کہ انہون نے اس وفادارانہ خدمت کی انجام دہی اور یورر ائل ہائینس کے خیر مقدم کے اعزاز کو میرے لیئے چہوڑا ۔ اور مین خوش ہون ۔ کہ مجہے اتنا موقع ملا ۔ کہ اپنے بہائی والیان ریاست کے مجمع مین اس عزت کا افتخار حاصل کرتا ہون ۔ بمبئی مین ہر حیثیت کی بیشمار رعایا یورر ائل ہائینسز کا خیر مقدم کرنے کے لیئے تیار تہی ۔ گویا ان کا خیر مقدم ان کروڑون باشندگان ہند کے خیر مقدم کا قائم مقام ہے ۔ جو یورر ائل ہائینسز کے ملک مین دورہ کرنے کو بنظر ابتہاج دیکہتے ہین ۔ اور ہم اپنے آپ کو نہایت خوش نصیب سمجہتے ہین ۔ کہ سب سے پہلے سنٹرل انڈیا کو یہ شرف حاصل کرنے کا موقع ملا ۔ اور ہم اپنی اور اپنی رعایا کی جانب سے حضور ملک معظم اور ان کے خاندان کے ساتہہ اظہار عقیدت کر سکے ۔ یورر ائل ہائینس سے کنگ ڈورڈ ہال کا افتتاح کرنے کی درخواست کے علاوہ مین ایک اور مہربانی کا بہی خواستگار ہون ہم چاہتے ہین کہ اندور مین یورر ائل ہائینسز کی تشریف آوری کی یادگار قائم ہونی چاہئے ۔ اور یورر ائل ہائینسز کی مرضی سے ہم تجویز کرتے ہین ۔ کہ وہ جدید عدالت ہائے انصاف ہونی چاہئین ۔ ہزرائل ہائینس نے نہایت مختصر تقریر کے ساتہہ ہال کا افتتاح کیا ۔ اس کے بعد ایک پیچ دبانے سے ہال سینکڑون برقی بتیون سے روشن ہو گیا ۔ اس رسم کے بعد ویئر ائل ہائینسز ادہر ادہر چلے پہرے اور باغ مین جہان ریفرشمنٹ کا سامان کیا گیا تہا ۔ ویئر ائل ہائینسز ایک گہنٹہ تک والیان ریاست سے بات چیت کرتے رہے بعد غروب باغ مین روشنی ہوئی ۔ اور آتشبازی چہوٹی ۔ ۶ بجے شام کے ویئر ائل ہائینسز سٹیشن کو روانہ ہوئے ۔ حضور ولیعہد بہادر نے مہمان نوازی کے لیئے میجر ڈالی کا شکریہ ادا کیا ۔ اور تمام افسرون سے ہاتہہ ملایا ۔ مہاراجہ ہلکر سے بہی باتین کین ۔ اندور سے ویئر ائل ہائینسز بہت خوش گئے ۔

حضور ولیعہد بہادر کا دورہ اندور مین

ہندوستان کے نامور صدر مقامون مین اندور گویا بالکل ابتدائی حالت مین ہے ۔ خاندان ہلکر کے بانی ملہار راؤ کے مرنے کے بعد اس شہر کی بنیاد اہلیہ بائی نے ڈالی تہی ۔ ۱۸۱۸ء مین دربار یہان منتقل ہوا ۔ اندور اتنا متمول نہین ہے ۔ جو اپنی شان و شوکت مین اضافہ کر سکے ۔ اگرچہ اس قسم کے امور پر ہندوستانی اپنی دولت خرچ کرنے کے نہایت شائق ہین ۔ یہان قابل دید مقام صرف رزیڈنسی ہے ۔ جہان ویئر ائل ہائینسز ٹہیرے ہوئے ہین ۔ اور جس پر غدر کے زمانہ کی گولیون کے نشان اب تک موجود ہین ۔ اور رزیڈنسی کا باغ ہے ۔ لیکن یہ ساری گلی ہزارون آدمیون کے مجمع سے پوری ہو گئی ۔ جو مفصلات سے ویئر ائل ہائینسز کے خیر مقدم مین شریک ہونے کے لیئے جمع ہو گئے تہے ۔ ۶۰ والیان ریاست کمپ مین ہین اور ان کے ہمراہیون سے شہر کی تنگ گلیان پٹی پڑی ہین ۔ سب سے دلچسپ نظارہ ان گنوارون کا تہا ۔ جو بیرونجات سے آئے تہے ۔ جن کے سرون پر بہاری بہاری عمامے تہے اور جو موٹی موٹی دیسی دہوتیان باندہے ہوئے تہے ۔ انگریز مہمان رزیڈنسی کے کمپ مین مقیم ہین ہر دروازہ پر برٹش انفنٹری کا پہرہ ہے ۔ پہرہ دارون کی وردی گہرے سرخ رنگ کی اور سپاہیون کی چمکدار تہی ۔ ۱۲- نومبر کو صبح کی خاموشی گرجنے والی توپون کی آواز سے ٹوٹی ۔ والیان ریاست رسم مزاج پرسی ادا کرنے رزیڈنسی مین گئے ۔ ابتداءً یہ ارادہ تہا ۔ کہ صبح کی سیر کے اثنا مین ہزرائل ہائینس بعض والیان ریاست کے کمپون مین خود رونق افروز ہون ۔ مگر سفر کی تکان کی وجہ سے یہ غرض حاصل نہ ہو سکی ۔ اس لیئے اس دن کی کارروائی کا آغاز رسم مزاج پرسی سے ہوا ۔ شاہی دربار ہوا ۔ جس مین والیان ریاست شریک ہوئے ۔ اس کے لیئے رزیڈنسی کے قریب بہت بڑا شامیانہ نصب کیا گیا تہا ۔ جس مین سرخ اور سنہری پردے لٹک رہے تہے ۔ فرش بہی نہایت شاندار گلنار رنگ کا تہا ۔ ایک سرے پر چبوترا تہا جس پر دو کرسیان بچہی ہوئی تہین ۔ چاندی کی کرسی پرنس آف ویلز کے لیئے تہی ۔ اور اس سے کچہہ پیچہے ہٹکر ایک کرسی پرنسس کیلیئے ۔ چبوترے کے اوپر چار روپہلی ستونون پر نہایت خوشنما سائبان تہا ۔ راستہ کے دونون طرف والیان ریاست کی ترتیب مدارج نشست تہی ۔ اول درجہ پر بیگم صاحبہ بہوپال تہین ۔ اور آخر مین راؤ صاحب خلجی پور ۔ والیان ریاست نہایت مکلف پوشاکین اور قیمتی جواہرات پہنے ہوئے تہے ۔ ہر والی ریاست کے پیچہے ان

کے جاگیردار تہے ۔ جن کی پوشاکین بہی کچہہ کم بہاری نہ تہین ۔ جب بیگم صاحبہ اپنی جگہ پر بیٹہ چکین تو ہزرائل ہائینس پرنس مع لیڈی الیوناڈ گڈن چیمبرز پرنسس خاموشی کے ساتہہ پیچہے سے چبوترہ پر آگئین اس کے بعد ہزرائل ہائینس مع اپنے سٹاف اور پولٹیکل افسرون کے تشریف لائے ۔ ہزرائل ہائینس مع اپنے سٹاف سفید لباس پہنے ہوئے تہے میجر ڈیلی ایجنٹ گورنر جنرل سنٹرل انڈیا نے افتتاح دربار کی اجازت چاہی ۔ اور درخواست منظور ہونے پر نذرون کی رسم ادا ہونی شروع ہوئی سب سے پہلے بیگم صاحبہ بہوپال کا نمبر تہا ۔ مگر جتنے والیان ریاست جمع تہے ان مین صرف بیگم صاحبہ ہی نذر سے مستثنیٰ رہین ۔ اس لیئے مہاراجہ صاحب ریوا بڑہے اور ان کی نذر دیگر والیان ریاست کی نذر کیطرح چہو کر واپس کر دی گئی اس کے بعد مہاراجہ اورچہا ۔ مہاراجہ دیتیا ۔ راجہ صاحب دہار ۔ راجہ صاحبان دیواس نے نذرین پیش کین ۔ اب تک والیان ریاست کے نام مسٹر ریڈلس پکارتے تہے ۔ اور ان کو چبوترہ میجر ہکسول اور ان کی ریاست پولٹیکل افسر لے جاتے تہے ۔ اس کے بعد میجر ہکسول بیٹہ گئے ۔ اور اون کی جگہ مسٹر وربرٹن نے لی لیکن دلچسپی مین کسی نوع کا فرق نہین آیا ۔ غرض کہ یہی منظر کچہہ دیر تک پیش نظر رہا ہزرائل ہائینس ہر سلام نہایت تپاک سے قبول کرتے تہے ۔ چوبدار زرق برق پوشاکین پہنے ہوئے پیچہے کہڑے چوریان اور مورچہل ہلا رہے تہے اور سنہری چہتریان اور دلکتی ہوئی سورج مکہیان اٹہائے ہوئے تہے جب نذرین گذر چکین ۔ تو ہزرائل ہائینس نے میجر ڈیلی کو حسب ذیل مخاطب کیا جو چبوترے کے قریب ہی کہڑے ہوئے تہے ۔

میجر ڈیلی ! کیا آپ والیان ریاست وسط ہند کو مطلع کر دینگے ۔ کہ مین انہین دیکہنے کا یہ موقع حاصل کر کے کسقدر مسرور ہوا ہون ۔ جیسا کہ وہ پہلے سے واقف ہین ۔ مجہے ان مین سے بعض سے آگرہ مین ملنے کی امید تہی جہان مین ان سے ملاقات باز دید کر سکتا مگر راجپوتانہ کی گرانی کے سبب سے آخر وقت مین ہمارا پروگرام بدل گیا ۔ اور مین اندور آسکا ۔ جہان حسن اتفاق سے وسط ہند کے تمام والیان ریاست جمع ہین ۔ مین چاہتا ہون ۔ کہ آپ انہین سمجہا دین کہ مین اپنے خاندان کے جملہ ارکین کی طرح رسم و رواج کو بہت اہمیت دیتا ہون اور اگر مجہے وقت اجازت دیتا ۔ تو مین والیان ریاست سے بمبئی کی طرح ضرور ملاقات باز دید کرتا ۔ مگر وقت مین گنجائش نہین ۔ اور مین اپنے آپ کو خوش نصیب سمجہتا ہون ۔ کہ آج کے دربار مین مین ان سے نہ ملسکا ۔ یہان میری ملاقات

[illegible] ہے - اور [illegible] حاضرین کو [illegible] [illegible] ہون کہ محض قلت وقت [illegible] سے جو [illegible] گذاشت ہو - وہ کوئی مثال نہین ہو سکتی - [illegible] اس سے وہ حقوق اور رسوم محو ہو سکتی ہین - جنکو مین اتنا پسند کرتا ہون - جتنا ہندوستان کا کوئی والی ریاست کر سکتا ہے -

حضور ولیعہد بہادر کی یہ تقریر ان والیان ریاست کے دلون پر اثر کئے بغیر نہ رہ سکی - جو اپنی قدیم رسوم کو دل عزیز رکہتے ہین - اور اگر ان مین کچہہ کمی ہو جائے تو پژمردہ خاطر ہوتے ہین - اور جو انگریزی سمجہتے تہے - انہون نے اظہار خوشی بہی کیا - میجر ڈیلی نے اس کا ترجمہ ہندوستانی مین سنایا - تو سب کے چہرون سے خوشی ظاہر ہونے لگی - اب صرف عطر و پان کی مشرقی رسم باقی تہی وہ خادم مخملی وردیان پہنے ہوئے ظروف زرین مین عطر دیان لائے اور حضور ولیعہد بہادر نے باری باری سے والیان ریاست کو پیش کئے آغاز بیگم صاحبہ بہوپال سے ہوا - ساتہہ ہی مصافحہ بہی ہوتا جاتا تہا - والیان ریاست کے جاگیردارون کو عطر دیان مسٹر رینالڈس نے پیش کئے - اس کے بعد میجر ڈیلی نے دربار برخاست کرنے کی اجازت چاہی - ہز رائل ہائینس - جس طرح تشریف لائے تہے - اسی طرح واپس گئے - شام کے وقت رزیڈنسی مین گارڈن پارٹی ہوئی - صبح کو جو لوگ دربار مین موجود تہے - ان مین سے اکثر سے ہز رائل ہائینس نہایت بے تکلفی سے ملے - اس وقت والیان ریاست میجر ڈیلی کے مہمان تہے - ہز رائل ہائینس والیان ریاست سے نہایت متواضعانہ طور سے ملے - میجر ڈیلی اور سر والٹر لارنس ترجمان کا کام کرتے تہے - سنٹرل انڈیا ہارس کا بینڈ چیدہ چیدہ گیت بجا رہا تہا - راجہ صاحب بہاڑیا کے ہاتہہ کے کرتب سے ہز رائل ہائینس نہایت مسرور ہوئے - سارے والیان ریاست مین بیگم صاحبہ بہوپال پر خاص طور پر نظر پڑتی تہی - باوجودیکہ وہ سر سے پاؤن تک برقعے مین لپٹی ہوئی تہین - دربار مین بہی وہ اول درجہ پر تہین - صرف وہی نذر سے مستثنےٰ رہی تہین - کیونکہ ۱۹۰۳ء مین لارڈ لینسڈون نے انہین اس سے مستثنےٰ کر دیا تہا - اسی روز شام کو ہز ہائینس کو رزیڈنسی مین پرائیویٹ ملاقات کا شرف حاصل ہوا - جہان انہون نے حضور ولیعہد بہادر کو بہوپال کے تاریخی ذخیرے دکہائے جو کلکتہ کے وکٹوریا میموریل مین رکہے جائینگے ان مین زردوزی کے کام اور پرانے ہتہیار تہے - جو ولیعہد ریاست اور کمانڈر اسٹیٹ کیوری [illegible]

ہز رائل ہائینس کے روبرو پیش ہوئے بیگم صاحبہ کے یازدہ سالہ پوتے صاحبزادے بہی پیش ہوئے جو دربار دہلی کے موقع پر لارڈ کرزن کے ذیل بردار تہے اسی رات کو ہز ہائینس کو جی - سی - آئی - ای کا تمغہ عطا ہونے والا تہا ان شاہانہ دعوتون کے دوران مین غربا کو فراموش نہین کیا گیا - ۵ بجے اندہے لولے لنگڑے اور دیگر مساکین کو گیہون کی روٹیان مٹہائی اور ترکاری تقسیم ہوئی - بعد غروب آفتاب کے مسلمان فقرا کو کہانا کہلایا گیا - کیونکہ وہ روزہ دار تہے - پنجشنبہ کی شام کو رزیڈنسی کے قریب بہت بڑے شامیانے مین اسٹیٹ ڈنر ہوا - قریب سو کے مہمان تہے شامیانہ افسرون کی وردیون اور مہمانون کی زرق برق پوشاکون سے جگمگا رہا تہا - ڈنر کے بعد ہز رائل ہائینس نے ملک معظم کا جام صحت تجویز کیا - اور میجر ڈیلی نے ہز رائل ہائینس کا - دونون جام نہایت گرمجوشی سے نوش کئے گئے - بیگم صاحبہ بہوپال کو جی - سی - آئی - ای اور راجہ صاحب سیلانا کو کے - سی - آئی - ای کا تمغہ عطا ہوا - راجہ صاحب سیلانا نے اپنی ریاست مین تعلیم کو بہت کچہہ ترقی دی ہے - اس رسم کے ادا ہونے کے بعد ہز رائل ہائینس کچہہ دیر تک حاضرین سے باتین کرتے رہے - اور اس کے بعد جلسہ برخاست ہوا -

عید آگئی اور اظہار مروت کا وقت آگیا

خدا کا شکر اور اسکی حمد ہے کہ اس نے پہر ایک موقع خدمت دین کا دیا ہے یعنی **عید الفطر** قریب آگئی ہے - سیالکوٹ کی جماعت (جو سابق بالخیرات ہونیکی بڑی حریص ہے اور خدا کرے کہ ہم مین سے ہر ایک کے دل مین یہ خواہش اور آرزو ہو - آمین) کی یہ نیک اور مبارک تحریک ہمیشہ عزت اور قدر کی نظر سے دیکہی جائیگی - جو اس نے عید فنڈ کے نام سے کئی سال ہوئے کی تہی اور عملی طور پر اس تحریک کو شروع کیا تہا ہر چند اس تحریک پر عمل ہو رہا ہے - لیکن مین کہہ سکتا ہون کہ جس روز اور انتظام کے ساتہہ اسپر عمل ہونا چاہئے ابہی تک وہ بات پیدا نہین ہوئی - اسلئے کہ **عید فنڈ** کی تقریب پر **ایک روپیہ** تعلیم الاسلام سکول کی عام اغراض کے لئے منجملہ دیگر مصارف عید کے اپنے اوپر لازم سمجہہ لے پس اس لحاظ سے اگر تین لاکہہ کی جماعت مین سے پانچہزار آدمی بہی اس تجویز پر عمل کر لیتے تو **عیدین** کا عید فنڈ مدرسہ کی عام ضروریات کے لئے کسی مزید چندہ کی ضرورت نہ رہنے دیتا - لیکن ایسا نہین ہوا اس لئے مین اپنے ناظرین کو توجہ دلاتا ہون کہ وہ اس **عید** پر **عید فنڈ** کی تکمیل کا تہیہ کرین - اور اپنے گاؤن اور شہر کی جماعت کو خصوصاً اس ضرورت سے آگاہ کرین اور خود **عید فنڈ** کا روپیہ وصول کرکے **امین** مدرسہ کے نام بہیجین - الحکم کے ایک ہزار خریدار اگر پانچ پانچ دوسرے بہائیون سے بہی عید فنڈ وصول کرین تو پانچہزار وہ دے سکتے ہین - مگر اس کے لئے محنت اور توجہ کی ضرورت ہے - یاد رکہو کہ یہ مدرسہ اعلےٰ حضرت حجۃ اللہ کے سلسلہ کی اغراض مین کا ایک جزو ہے اس لئے اس کی تکمیل ان مقاصد کی تکمیل ہے - پس ایسے وقت جبکہ محض ذاتی آسائش اور خوشیون کے لئے - بیسیون اور صدہا روپیہ خرچ کرتے ہو - کیا اللہ تعالےٰ کے لئے **ایک روپیہ** بہی الگ نہین کر سکتے !

مین امید کرتا ہون کہ اس **عید** پر آئے ہوئے **عید فنڈ** مین گذشتہ سالون کی نسبت نمایان ترقی ہوگی - انشاء اللہ العزیز - اور قوم اس فنڈ کی تکمیل کے لئے پوری سعی کرے گی -

اس کے علاوہ یہ بہی یاد رہے کہ **صدقۃ الفطر** **مساکین فنڈ** کے لئے بہیجا جاوے اور روپیہ بہیجتے وقت صدقۃ الفطر اور عید فنڈ کی جدا جدا تصریح کر دی جاوے - ملایا نہ جاوے - کیونکہ مساکین فنڈ کا روپیہ بالکل الگ رکہا جاتا ہے اور اسی غرض کے لئے خرچ کیا جاتا ہے - ایڈیٹر

کیا آپ چاہتے ہین کہ آپکا مال و اسباب محفوظ رہے ؟

یقیناً کوئی شخص نہین ہوگا جو اس امر کا خواہشمند نہ ہو کہ اوسکا مال و اسباب محفوظ رہے ؟

حفاظت مال و اسباب کے لئے آپ میرے کارخانہ کے بنے ہوئے سٹیل ٹرنکس منگوائین - جنکا ریویو ایڈیٹر الحکم نے بہی کیا ہے اور جو اپنی عمدگی مضبوطی اور خوبصورتی کی وجہ سے سرحد پر بہی جاتے ہین لکڑی کے صندوقون کے مقابلہ مین یہ ٹرنکس ہر طرح سے ہلکے پہلکے اور پہر زیادہ مضبوط اور پائیدار نہ دیمک کا خطرہ نہ آگ کا اندیشہ سفر مین ہر طرح سے آسانی کے ساتہہ اسباب بند کرکے لیجا سکتے ہین - چونکہ یہ احمدی بہائی کا کارخانہ ہے اسلئے آپ اس مین کسی قسم کے تکلف اور ریاکاری کو انشاء اللہ نہ پائین گے - جو آجکل کی تجارت کا جزو سمجہہ لیا گیا ہے جو لوگ ٹرنکون کی تجارت کرتے ہین وہ اکٹہے منگوائین گے تو ان کے ساتہہ خاص رعایت بہی کی جاوے گی -

مفصل فہرست درخواست کرکے کارخانہ سے منگوائین درخواست کرتے وقت قریب کے ریلوے سٹیشن کا پتہ ضرور لکہو - بلٹی بذریعہ قیمت طلب روانہ کیجائیگی - **تمام** درخواستین بنام مستری محمد دین احمدی مالک کارخانہ یونیورسل ورکس سیالکوٹ شہر کے نام ہونی چاہئین -

خواب سے جاگو + آنکہین کہولو

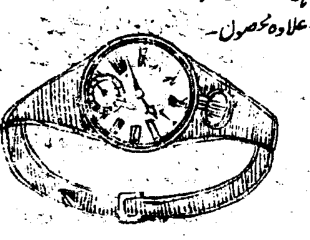
اور دیکہو کہ مندرجہ ذیل گہڑیان کس قدر سستے دامون پر فروخت کر رہے ہین - اب بہی اگر آپ نے گہڑیان نہ خریدین تو پہر کب خریدو گے - صاحبان جلدی گہڑیان خرید لین ورنہ پہر ایسا بہترین موقعہ نہ ملیگا -

اصلی راسکوپ سلم واچ گارنٹی ۲ سال قیمت تین روپے علاوہ محصول



اگر یہ گہڑی عرصہ گارنٹی مین بلا کسی خاص نقص کے چلنے سے رک جاویگی تو ہم بلا اجرت درست کر دینگے - اس سے زیادہ اس کے پختہ اور پائیدار ہونیکا کیا ثبوت ہو سکتا ہے - منگوا کر ملاحظہ کیجئے - قیمت تین روپے علاوہ محصول بکس شیشہ بزنجیر ہمراہ گہڑی مفت

نکل سلور کی رسٹ واچ گارنٹی چار سال قیمت للعہ علاوہ محصول یہ گہڑی کلائی پر باندہی جاتی ہے اس کے پرزے نہایت پختہ و پائیدار ہین - کیکلے منہ کی کیلس گہڑی ہے جیب مین بہی الگ رہ سکتی ہے - برسون نہین بگڑتی - قیمت چار روپے علاوہ محصول -



ملنے کا پتہ { مینیجر حمیدیہ ٹریڈنگ کمپنی شہر لاہور

روزانہ الحکم کی قیمت

روزانہ الحکم کا مفصل اعلان

الحکم ۲۷ مورخہ ۱۰ اکتوبر ۱۹۰۵ء کے صفحہ [illegible] مین بعنوان "الحکم روزانہ کر دیا جائیگا" ہو چکا ہے - شاید بعض ناظرین کی نظر سے یہ پرچہ مذکور نہ گذرا ہو - اس لئے روزانہ الحکم کی قیمت کا درج کرنا ضروری ہے - لہذا روزانہ الحکم کی قیمت حسب ذیل ہوگی -

جب تک ۵۰۰ خریدار نہ ہو جاوین - روزانہ کی قیمت عہ ماہوار ہوگی - جو ہر ماہ کے اختتام پر بذریعہ وی پی لیجاویگی - جو صاحب ہفتہ مین تین بار لین ان سے [illegible] دو بار لینے والون سے عہ سالانہ لی جاویگی - روزانہ کے ہفتہ وار [illegible]